International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01, Jan-Jun 2023
pp:249 - 256

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

موسیقی: اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

Music: A Research Review from Islamic and Scientific Perspectives

Syed Muhammad Hanif Agha
Khateeb, Balochistan University of Information Technology, Engineering and Management Sciences, Quetta
Syed Hayatullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Balochistan
syed.hayatullah@uoli.edu
Abdul Tahir
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Balochistan
Quetta.muftitahirdurrani@gmail.com

Abstract

Islam has discouraged every act that causes a defect in human morals. Man is psychologically compelled to do something for the sake of his own comfort. There is no part of life that is safe from music. Islam clearly dislikes music. The religion of Islam has banned every action that leads to corruption in the society and neglecting the remembrance of Allah. Music is also one of the causes of hypocrisy in the heart and a person's distance from Allah and neglecting prayer. This article an exploratory approach has been adopted which he seeks the bliss of peace. Islam has prohibited any action that would lead to a violation of morals. Music is one of the sources of intellectual chaos and moral disorder. The foundation of Islam consists of Quran and Hadith. The decision to declare an action permissible or impermissible is based on Islamic orders. In today's society, music has developed very well.
Keywords: Music, Shariah, Quran, Hadith

تعارف موضوع

اسلام نے ہر اس عمل کا روک تھام کیا ہے جس سے اخلاق میں خرابی پیدا ہو جائے۔ فکری انتشار اور خرابی اخلاق کا ذریعہ بنانے والے اشیاء میں سے ایک موسیقی بھی ہے۔ اسلام کی بنیاد قرآن اور حدیث پر مشتمل ہے کسی عمل کو جائز و ناجائز قرار دینے کا حکم اسلامی احکامات پر محیط ہے۔ آج معاشرے میں موسیقی نے بہت اہتمام سے ترقی کرلی ہے۔ زندگی کا کوئی حصہ

CC BY

ایسا نہیں جو موسیقی سے محفوظ ہو۔ اسلام نے صراحت کے ساتھ موسیقی کو ناپسند کیا ہے۔ دینِ اسلام نے ہر وہ عمل جس سے معاشرے میں بگاڑ اور اللہ کے ذکر سے غفلت ہو اس پر پابندی لگائی ہے۔ موسیقی بھی دل میں نفاق اور انسان کو اللہ سے دوری اور نماز سے غافل کرنے والے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ موسیقی سننا غیر شرعی عمل ہے۔ موسیقی کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی اور عذاب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا۔ سائنسدانوں نے بھی یہ دعوی کیا ہے کہ موسیقی کا اثر انسان کے کردار و عمل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بعض سائنسی معلومات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ موسیقی سننے سے سامع پر جزباتی ہیئت جاری ہوتی ہے کیونکہ موسیقی اور انسانی جذبات کا آپس میں گہرا تعلق ہے اس کی وجہ یہ کہ موسیقی دماغ کے اس حصے پر بہت جلد اثر کرتی ہے جو انسانی جذبات کو کنٹرول کرتا ہے۔

موسیقی کا مفہوم

گانے میں مست اور مگن ہونا، راگ اور سر کے ساتھ ایک ہی وزن کے مصرعے پڑھنا، اس کے ساتھ موسیقی شامل ہو یا نہ ہو اشعار یا اس قسم کے کلام کو خوبصورت لب و لہجہ کے ساتھ بار بار دہرانے کو موسیقی کہتے ہیں۔ عربی میں موسیقی کے لئے لفظ "الغناء" کا لفظ استعمال ہوا ہے اور انگلش میں Music کا لفظ استعمال ہوا ہے۔[1]

موسیقی: اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ"[2]

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

سورۃ الاسراء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے–

"وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا"[3]

ترجمہ: ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے گا بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی حصہ لگا اور انہیں جھوٹے وعدے دے لے ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر دھوکہ ہے۔

سورۃ النجم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ "[4]

ترجمہ: اب کیا یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور گانا بجا کر انہیں ٹالتے ہو۔

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا"[5]

ترجمہ: وہ بے ہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور جب اس کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

بعض مفسرین نے "الزور" کی تفسیر غنا سے کی ہے۔

موسیقی: اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"ليكونن من امتى اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف"[6]

ترجمہ: ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

عربی کے لفظ معازف کے بارے میں علماء لغت کا اتفاق ہے کہ اس کے معنی باجے، اور گانے بجانے کے آلات اور آلات موسیقی کے ساتھ گانا بجانا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوتان ملعونان فى الدنيا والاخرىٰ مزمار عند نعمةٍ ورنة عند مصيبةٍ"[7]

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے ایک تو خوشی کے موقع پر گانے باجے کی آواز دوسری مصیبت کے وقت آہ و بکاہ اور نوحہ کی آواز۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے:

"من قَعَدَ الى فيئة يستمع منها صب الله فى اذنيه الانک يوم القيامة"[8]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مغنیہ باندی کا گانا سنے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

موسیقی: اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہیں۔

"اَلغِنَاءُ یُنبِتُ النِفَاقَ فِی القَلبِ کَمَا یُنبِتُ الماءُ الزرعَ"[9]

ترجمہ: گانا بجانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی پرورش کرتی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ موسیقی کی وجہ سے اخلاص، دینداری، تقویٰ، خضوع، خشوع ختم ہو کر نفاق اور ریا ہید اکرتی ہے۔ ایسی چیزوں سے پرہیز کرنالازمی امر ہے جس کے ذریعے سے قلب میں نفاق کا عنصر پیدا ہو جائے اور موسیقی کی وجہ سے ذکر اذکار، تلاوت قرآن کریم، اور دینی معاملات میں خلل واقع ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

"اَلدُف حَرامُ وَالمَعازِف حَرامُ وَالکُوبَة حَرامُ وَالمِزمار حَرامُ"[10]

ترجمہ: دف حرام ہے آلات موسیقی حرام ہے طبل حرام ہے، بانسری حرام ہے۔

موسیقی روح کے لئے غذا ہے یا سزا

موسیقی روح، دماغ اور قلب کے لئے سزا ہے نہ کہ غذا موسیقی انسان کی قلب کو اللہ تعالیٰ کی ذکر سے اور فکر آخرت سے غافل کرتا ہے۔ قرآن اور موسیقی کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان بہت تضاد ہے۔ قرآن انسان کو نفسی خواہشات کی پیروی سے روکتا ہے جبکہ موسیقی انسان کو نفسانی خواہشات کی طرف مائل کرتی ہے۔ روح کی غذا عبادات اور نیک اعمال ہیں۔ اسلام احکامات پر عمل پیرا ہونے سے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے روح کو سکون ملتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "الا بذکرِ اللهِ تَطمَئِنُ القُلوُب" کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتی ہے جبکہ موسیقی روح کیلئے سزا اور عذاب الٰہی ہے اور روح کو تکلیف اور بے قراری پہنچتی ہیں۔[11]

موسیقی: اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

موسیقی کے بہت سے نقصانات ہیں چاہیے ظاہری نقصان ہو چاہیے مخفی نقصان ہو وہ سب اس میں شامل ہے۔

* -موسیقی اور اس کے تمام اجزا کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتے ہیں اور اس میں یہ بات ظاہر ہے کہ صرف راسخ مسلمان ہی دنیا اور آخرت میں موسیقی کے گناہ سے محفوظ ہونے کے ناطے ان خرافات سے اپنے اپ کو بچاتے ہیں۔
* -موسیقی قلب میں نفاق پیدا کرتی ہیں۔
* -موسیقی صرف فاجروں، فاسقوں کا پسندیدہ مشغلہ ہو سکتا ہے۔

* -موسیقی اور دوسرے فضول کاموں کی شروعات شیطان کی جانب سے ہوتی ہے اور انجام قہر الٰہی کے سواء کچھ فائدہ ہے-
* -موسیقی دل میں بگاڑ پیدا کرتی ہے اور عذاب الٰہی کو دعوت کے مترادف ہے-
* -موسیقی کی محبت اور شوق قرآن وسنت سے دوری کا ذریعہ بن جاتی ہے کیونکہ موسیقی شیطان کا پسندیدہ عمل ہے اور قرآن کریم کی تلاوت اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل ہے یہ دونوں اکٹھے جمع نہیں ہوسکتے ہیں-
* -موسیقی انسان کو شراب کا عادی بنادیتی ہے کیونکہ انسان کے قلب ودماغ پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہے جیسے شراب کا نشہ انسان کے بدن میں سرایت کر جاتا ہے-
* -موسیقی فحاشی عریانی اور بے دینی کا ذریعہ بنتی ہے۔[12]

موسیقی کے روک تھام کے لئے ہمارا فریضہ

1-اپنے گھر اور فیملی میں جن افراد پر ہمارا اختیار ہے انہیں موسیقی کے گناہ سے ہاتھ کے ذریعے یا پیار ومحبت سے منع کیا جائے-

2-جن لوگوں پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے انہیں زبانی کلام کے ذریعے موسیقی کے گناہ سے منع کیا جائے مثلاً دوست، رشتہ دار ، پڑوسی کو جو خاندان کا یا گھر کا حصہ نہیں ہے-

3-انتہائی مجبوری اور بے بسی کی حالت میں جیسے سفر کے دوران، ہوٹل میں، بازار میں۔ جو اپ کے اختیار سے خارج ہے جس پر اپ کا کنٹرول نہیں ہے تو پھر ہم پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو موسیقی کے گناہ اور انجام کی ترغیب دیں تاکہ لوگ اس گناہ سے باز آجائے۔

4-خطباء، علماء کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوام کو موسیقی کے گناہ کے حوالے سے آگاہی اور گناہ اور موسیقی کی دنیاوی اور آخروی نقصانات سے آگاہ کریں تاکہ لوگوں میں موسیقی کے گناہ کا شعور پیدا ہوجائے اور موسیقی سے توبہ گار بن جائے۔[13]

گلوکاری کا کسب

گلوکاری کا کسب قبیح اور حرام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بہت سے محرمات پر مشتمل ہے۔ یہ صرف گناہ نہیں بلکہ گناہوں کا مجموعہ ہے جیسے طبلہ، سارنگی، گٹار، بانسری، ڈھولک، میوزک، رقص، یہ تمام آشیاء موسیقی کا حصہ ہے اور یہ چیزیں گلوکاری کا لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے کوئی بھی گلوکار موسیقی اور میوزک کے بغیر گلوکاری نہیں کرسکتا ہے۔ معاشرے میں موسیقی کے شوقین گلوکار طبقے کو بہت قدر واحترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور گلوکاروں کو اپنا آئیڈل سمجھتے ہیں۔ سوسائٹی کے زوال کا یہ

حال ہے کہ موسیقی کو روح کی غذا اور تسکین قلب و دماغ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اسلامی نُقطہ نظر سے گلوکاری کا کسب اور اُس سے جڑے ہوئے آلات موسیقی کو معیوب اور قہر الٰہی کو دعوت دینے کا ذریعہ ہے لیکن معاشرے میں گلوکاری کو ملکی سطح پر ثقافتی سرمایہ قرار دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔[14]

موسیقی پر اجرت لینا

موجودہ معاشرے میں گانا گانے والے مرد و خواتین موسیقی پروگرام کی بھاری معاوضہ وصول کرتے ہے۔ اس کمائی کو کسب معاش کا ذریعہ سمجھتے ہیں لیکن حرام کی اجرت ہر صورت میں حرام ہے جب موسیقی کا پیشہ حرام ہے تو اس پر اجرت لینا بھی حرام کے زمرے میں داخل ہے۔ موسیقی کی محفل میں نامحرم عورتوں کو جو گانے گاتی ہیں، کی طرف دیکھنا بھی گناہ اور حرام ہے۔ جب کوئی عمل بنیادی طور پر غیر شرعی اور غیر اسلامی ہو تو اس پر معاوضہ لینا یا اس کے ساتھ موسیقی پروگراموں کے حوالے سے لین دین کرنا یا گلوکاروں کو پروگراموں میں دعوت دینا جس میں موسیقی بھی شامل ہو اور جس میں مخلوط پروگرام ہو تو یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے ایسے پروگراموں اجتناب لازمی ہے اور اداکاروں پر نوٹ نچاور کرنا پیسوں کا ضیاع اور حرام فعل ہے۔[15]

موسیقی: اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

موسیقی بہت عرصے تک منشیات کی طرح کام کرتی ہے کیونکہ موسیقی انسان کو اپنے ارد گرد کی حالات سے لاتعلق کر دیتی ہے وہ ذہن کو قریبی حالت میں پہنچا دیتی ہے۔ سائنس کے علم میں اس بات کے لیے بہت سے قرآئن موجود ہیں کہ موسیقی کی بہت اقسام ذہن پر منفی اثرات کی نقوش چھوڑ دیتی ہے۔ جس سے انسان کی سوچ سمجھ کی صلاحیت ماند پڑ جاتی ہے۔ مختلف تعلیمی اداروں میں کی گئی ریسرچ کے مطابق یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جب "Rock Music" کو استعمال کیا تو چوہوں کے لئے بھول بھلیوں میں اپنا راستہ معلوم کرنا عام حالات کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ مشکل ہو گیا بالفاظ دیگر چوہوں کی سیکھنے کی صلاحیتیں موسیقی کی اثر کی وجہ سے کمزور پڑ گئیں۔ انسانی ذہن ایک ایسا آلہ ہے جو غور فکر تقریر اور جذبات کا ذمہ دار ہے یہ آلہ جسم کے کنٹرول کا مرکز ہے انسان کے سامنے کے دماغ اندر گہرائی میں ایک حصہ ہوتا ہے جس کو "Limbic System" کہتے ہیں اس میں بہت سے حصے ہوتے ہیں یہ Limbic System انسانی جسم میں مندجہ ذیل کردار ادا کرتا ہے-

1-جذبات کو قابو کرنا

2-جذباتی رد عمل

3-کیمیاوی مادوں کے جسم میں اخراج کو قابوں کرنا

4-مزاج کو کنٹرول کرنا

5-درد اور لذت کا محسوس کرنا

6-لمبی وقت تک یادداشت محفوظ کرنا

ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ موسیقی، منشیات، اور جنسی خواہشات کا آپس میں اتنا تعلق ہے کہ یہ سب چیزیں دماغ کے ایک حصے کو متحرک کرتے ہیں نوجوان طبقہ موسیقی سے لطف اندوز رہنا پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ دماغ کے "Limbic System" کو متحرک کرتی ہے۔[16]

موسیقی کی انسانی بدن پر اثرات

لاتعداد سائنسی تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیقی اور گانوں کے اثرات ہمارے جسم، دماغ، اور قلب پر اثر آنداز ہوتے ہیں گانے اور باجے سے انسان کے جسم پر تاثیر ہونے کی ایک وجہ انسانی جسم کی اپنی "Body Rhythms" بھی ہوسکتی ہے۔ موسیقی دراصل انتہائی مرتب آوازوں کا مجموعہ ہے بعض سائنسی تجربات سے اس بات کا ثبوت عیاں ہے کہ موسیقی سننے سے موسیقی کے شوقین افراد پر جزبات کا غلبہ ہوتا ہے۔ سائنسدانوں نے یہ دعوی بھی کیا ہے کہ موسیقی کا اثر انسان کے کردار و عمل پر عیاں ہوتا ہے "Body Rhythms" ایک ایسی طبعی قوت ہے جو فطرت نے کئی جسمانی افعال میں رکھی ہے قلب کی دھڑکنِ، دوڑنا، سانس لینا، اسوجہ سے ہمارا جسم فوری طور پر کسی بھی خارجی چیز سے اثر لیتا ہے جس میں "Body Rhythms" کا مادہ موجود ہے مثلاً ڈھول کی آواز اسوجہ سے کہ سب سے زیادہ آرام دہ موسیقی وہ ہوتی ہے جس میں ساز و آواز کی رفتار ایک منٹ میں 70 سے 80 تک ہوتی ہے جو کہ دل کی دھڑکن کے رفتار کے مساوی ہے۔[17]

خلاصہ بحث

انسان اپنی راحت کی خاطر ہر ایسے اقدام پر نفسیاتی طور مجبور ہو جاتا ہے جس میں وہ سکون جیسی نعمت کو تلاش کرتا ہے۔ ان اقدامات میں سے ایک کام موسیقی کا عمل ہے۔ انسان بہت ساری چیزوں میں اپنے سکون تلاش کرنے کے بعد موسیقی کی طرف گیا جس میں یقیناً عارضی سکون کی بنیاد پر وہ یہ فیصلہ کر گیا کہ اس عمل میں سکون کا بڑا اسامان ہے اس میں شک نہیں مگر مغربی دنیا نے اس میدان میں حد سے زیادہ کام کیا ہے حالانکہ اسلامی تعلیمات اور سائنسی نظریات کی کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ موسیقی جیسے عمل میں روحانی خرابیوں کے ساتھ کتنی جسمانی اور معاشرتی مفاسد موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شریعت نے اس کی کمائی کو بھی درست نہیں کہا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1-ابراھیم مصطفیٰ، **المعجم الوسیط**(مصر: مکتبہ الشروق الدولیۃ،2004ء)، ص:663

2-القرآن:6:31

3-القرآن:64:17

4-القرآن:53:59،60،61

5-القرآن:72:25

6-بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، ح:5590،(کراچی: الطاف اینڈ سنز،2008ء)ج:2،ص:593

7-منزری، زکی الدین، **الترغیب والترہیب** ح:1(لاہور: اکبر بک سیلرز،2017ء)، ص:176

8-السیوطی امام جلال الدین الجامع الصغیر (بیروت: دارالفکر،2008ء)،ج:4،ص:305

9-الالبانی، محمد ناصر الدین، **تحریم آلات الطرب**(سعودیہ عربیہ: مکتبہ دار الصدیق،1997ء)،ج:1ص:145

10-الالبانی، محمد ناصر الدین، **تحریم آلات الطرب**(سعودیہ عربیہ: مکتبہ دار الصدیق،1997ء)،ج:1ص:92

11-عسکری، بشیر احمد، **موسیقی روح کی غذا یا سزا**(سندھ: شعبہ نشر و اشاعت جمعیت اھل حدیث،2009ء)، ص:5

12-القحطانی، سعید بن علی، **گانا اور آلات موسیقی**،(لاہور: مکتبہ دار الاصلاح،2017ء)، ص:69

13-ابو بکر صدیق، **موسیقی کی شرعی حیثیت**،(جام پور: ادارہ تبلیغ اسلام،2021ء)، ص:67

14-جاوید خلیل الرحمٰن، **جانب حلال**(کراچی: ابن باز اکیڈیمی ڈیفنس،2011ء)، ص:272

15-سکھروی، مفتی عبد الروف، **اصلاحی خطبات**(کراچی: میمن اسلامک پبلشرز،1999ء)،ج:2،ص:175

16-گوہر مشتاق، ڈاکٹر، **موسیقی اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں**(لاہور: اذان سحر پبلی کیشنز2014ء)، ص:32

17-**ایضاً**:ص:47